محمد و نصلی علیٰ حبیبہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

# خزینۂ معرفت

المسمّٰی بہٖ

## تذکرۂ عاشقِ ربّانی شیر ربّانی رحمۃ اللہ علیہ

ہر زبردست اسکی سطوت کے مقابل زیر ہے

یہ کوئی شاید محمد کا بہادر شیر ہے

سوانح حیات پاکیزہ حالات قدوۃ الواصلین شمس العاشقین عارف اکمل عالمِ باعمل مجسمۂ ہدایت چشمۂ ولایت غوث ربانی جنید زمانی شیر یزدانی محی الملت والدین حضرت مولینا مولوی قبلہ وکعبہ میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری اعلی اللہ مقامہٗ قدس سرہٗ العزیز

مؤلفہ

عالمِ لدنی واقفِ حقیقت ماہرِ طریقت یارِ غار حضرت مولینا و مرشدنا قبلہ میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ حضرت مولینا صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری نقشبندی مدظلہ العالی سلمہ اللہ تعالیٰ

مرتبہ

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

ربیع الاول ۱۳۵۰ھ

120 روپے

نہر پہ گئے۔ کپڑے دھوئے اور غسل فرمایا۔ اور بکمال شکستگی دو رکعت نماز پڑھی۔ فرمایا کرتے تھے کہ مدت گذر گئی اس آرزو میں کہ پھر ویسی نماز پڑھوں۔ مگر میسر نہیں ہوئی۔ فرمایا ابتداء جذبہ میں مجھ کو الہام ہوا کہ تو نے جو اس راستہ میں قدم رکھا ہے۔ کس طرح رکھا ہے میں نے کہا کہ جو کچھ میں چاہوں وہ ہو۔ خطاب آیا کہ نہیں جو کچھ ہم کہیں وہ کرنا چاہیئے میں نے کہا کہ مجھ کو اس کی طاقت نہیں۔ ہاں جو کچھ میں کہوں اگر وہ ہو تو اس راستہ میں قدم رکھتا ہوں ورنہ نہیں دو مرتبہ اسی طرح سوال و جواب ہوئے۔ بعد ازاں مجھ سے لاپرواہی کی گئی پندرہ روز تک میرا حال نہایت خراب رہا اور میں خشک ہو گیا۔ اور جب ناامیدی ہو چکی تو پھر خطاب یہ پہنچا اچھا جس طرح تم چاہتے ہو رہو۔ اور فرمایا کہ ایک مرتبہ مجھ کو سخت قبض ہوا۔ اور چھ ماہ تک رہا مجھ کو یقین ہو گیا کہ دولت باطنی میری قسمت میں نہیں ہے۔ لاچار ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا کہ دنیا کا کوئی کام اختیار کروں۔ رستے میں ایک مسجد کے دروازہ پر یہ شعر لکھا ہوا نظر پڑا ؎

اے دوست بیا کہ ما تراایم بیگانہ مشو کہ آشنائیم

اس شعر کو دیکھتے ہی تمام حال عود کر آیا اور میں مسجد کے گوشہ میں آ کر بیٹھ گیا۔ اور اُس کے بعد فرمایا کہ جس زمانہ میں مجھے جذبات و غلبات و بیقراری عنایت تھی راتوں کو بخارا کے گرد مزاروں پر پھرا کرتا تھا وہاں مجھے پیران عظام کی طرف سے بہت استفادہ حاصل ہوا اس کے بعد آپ حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بطریق نفی اثبات خفیہ میں مشغول رہے۔ اور مدت تک یہی ورزش کی۔

نقل ہے کہ حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ ایک روز میں حضرت امیر کلال کی خدمت میں جا رہا تھا کہ راہ میں حضرت خضر علیہ السلام ایک سوار کے جامہ میں نظر آئے۔ ہاتھ میں ایک لکڑی گلہ بانوں کی طرح لیے ہوئے اور کلاہ پہنے ہوئے میرے پاس آئے اور ترکوں کی زبان میں مجھ سے کہا کہ تم نے گھوڑوں کو دیکھا ہے۔ اور اس لکڑی سے مجھ کو ملا میں نے کچھ اُن سے نہ کہا۔ اور انہوں نے چند مرتبہ میرا راستہ گھیر کر مجھ کو مشوش کیا۔ میں نے کہا کہ میں تجھ کو جانتا ہوں کہ تم خضر ہو اور ایک مقام تک وہ میرے پیچھے آئے۔ اور کہا کہ ٹھہر جاؤ کچھ دیر پاس بیٹھیں۔ میں نے کچھ التفات نہ کیا اور اپنی راہ چلتا گیا۔ جب حضرت امیر کلالؒ کے پاس پہنچا دیکھتے ہی فرمانے لگے کہ راہ میں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور کچھ التفات نہ کیا۔ میں نے کہا کہ جی ہاں۔ چونکہ میں آپ کی طرف متوجہ تھا۔ اُن کی طرف التفات نہ کر سکا۔

اور فرمایا کہ ہمارے خواجگان کی نسبت چار وجہ سے ہے۔ ایک حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے دوسرے حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ سے تیسرے حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جو اُن کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ذریعہ سے پہنچی ہے اور چوتھے جو اُن کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملی ہے اور اسی سبب سے اِن کی نسبت کو نمک مشائخ کہتے ہیں۔ اور فرمایا ہمارا روزہ نفی ماسوا اللہ ہے اور نماز کَاَنَّکَ تَرَاہُ ہے۔" اور فرمایا کہ وقوف قلبی اور وقوف عددی میں باختیار آنکھیں بند نہ کرنا چاہیے کہ وہ سبب اطلاع خلق ہے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ نے ایک شخص کو گردن